ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخِ فیصلہ:-1956نومبر13

محمد افضل خان

بنام

ریاست جموں وکشمیر

(ایس آر داس چیف جسٹس، بھگوتی، وینکٹارام آئیار، بی پی سنہااور ایس کے داس

جسٹسز.)

امتنائی نظربندی-حکومت کی طرف سے اس طرح کی حراست کو جاری رکھنے کا فیصلہ-اگر حراست کے حکم کو مقید شخص کو تین مہینے کے اندر مطلع کیا جانا چاہئے-جموں وکشمیر امتنائی نظربندی ایکٹ (سامبت 2011 سال IV)، دفعہ 14.

جموں وکشمیر امتنائی نظربندی کی دفعہ 14 شرائط کے لحاظ سے باضابطہ حکم دینے کے لیے فراہم نہیں کرتی ہے اوراس دلیل کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ حکومت کے اس فیصلے کے تحت کہ حراست کا حکم جاری رکھا جانا چاہیے، اس کی حراست کے تین ماہ کے اندر متعلقہ قیدی کو مطلع کیا جانا چاہیے.

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اچھر سنگھ بمقابلہ ریاست پنجاب، پٹیشن نمبری 1951 سال 359، جس کا فیصلہ 1951 اکتوبر 22 کو ہوا، انحصای کیا.

نتیجتہً، جہاں، جیسا کہ فوری معاملے میں، حکومت مطمئن تھی کہ زیر حراست افراد کی سر گرمیاں امن عامہ کی بحالی کے لیے نقصان دہ تھیں اور اسے دفعہ 14 کے تحت حراست میں رکھا جانا چاہیے۔ایکٹ کے تحت، اس طرح کی حراست کو اس بنیاد پر چیلنج نہیں کیا جا سکتا تھا کہ اس کی حراست کے تین ماہ کے اندر اس سیکشن کے تحت کوئی حکم نہیں دیا گیا تھا یا اسے مطلع نہیں کیا گیا تھا۔

بنیادی دایرہ اکتیار: پٹیشن نمبری 1956 سال 181.

آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت ہیبس کارپس کی نوعیت کی رٹ کے لیے.

ٹی آر بھاسن، امیکس کیوری درخواست گزار کی طرف سے.

ایم سی سیتلواڈ، ہندوستان کے اٹارنی جنرل، پورس اے مہتا اور آر ایچ دھبر مدعاعلیہ کی طرف سے.

1956 نومبر 13۔ عدالت کا فیصلہ چیف جسٹس داس کے ذریعے دیا گیا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

چیف جسٹس داس۔- یہ ہندوستان کے آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت ایک درخواست ہے جس میں درخواست گزار کی حراست کو غیر قانونی قرار دینے اور اسے آزاد کرنے کے حکم کی درخواست کی گئی ہے۔ حقائق مختصر طور پر اس طرح ہیں:

1954 جون 30 کو درخواست گزار کو جموں و کشمیر امتناعی نظر بندی ایکٹ نمبری 4 سال (سمبت) 2011 کے تحت اسی دن دیے گئے حراست کے حکم کے مطابق گرفتار کیا گیا۔ یکم جولائی 1954 کو، جن بنیادوں پر حکم دیا گیا تھا، درخواست گزار کو مطلع کر دیا گیا۔ 1954 جولائی 12 کو درخواست گزار نے حکومت کو اپنی نمائندگی پیش کی۔ اس معاملے میں مزید کچھ نہ سننے کے بعد، درخواست گزار نے ضابطہ فوجداری کی دفعہ 491 کے تحت جموں و کشمیر کی ہائی کورٹ میں درخواست دی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حکومت نے ذیلی دفعہ (2) کے دفعہ 14 تحت درخواست گزار کے معاملے کا جائزہ لیا تھا۔ 1954 اگست 23 کو اس مقصد کے لیے نامزد ایک شخص کے مشورے سے، اور اس بات پر مطمئن تھے کہ انہیں حراست میں رکھا جانا چاہیے۔ اس کے مطابق ہائی کورٹ کے سامنے ہیبس کارپس پٹیشن کے زیر التواء ہونے کے دوران حکومت نے 1954 دسمبر 23 کو سیکشن 14 کے تحت درخواست گزار کی حراست جاری رکھنے کا حکم دیا۔ اس کے بعد درخواست گزار نے آرٹیکل 32 کے تحت اس عدالت کے ویکیشن جج سے رجوع کیا۔ تعلیم یافتہ تعطیلی جج اس بات سے مطمئن نہیں تھے کہ اس مفروضے پر مداخلت

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

کے لیے کوئی اولین بنیاد موجود ہے کہ جموں و کشمیر پریوینٹو ڈیٹینشن ایکٹ درست ہے۔تاہم، جیسا کہ اس ایکٹ کی آئینی حیثیت کو چیلنج کیا گیا تھا، معروف جج نے ایک قاعدہ جاری کرنے کی ہدایت کی. تاہم، 1955 ستمبر 9 کو، درخواست گزار نے یہ الزام لگاتے ہوئے کہ جموں و کشمیر ہائی کورٹ نے ایک خاص فیصلہ کیا تھا جس میں اس کے کیس کا احاطہ کیا گیا تھا، درخواست واپس لینے کی اجازت مانگی، جسے اس کے مطابق واپس لے لیا گیا تھا۔اس دوران اور اس کے بعد حکومت نے درخواست گزار کے کیس کا جائزہ لیا اور وقتا فوقتا اس کی حراست میں توسیع کے احکامات جاری کیے گئے،اس طرح کے آخری احکامات 1956 جون 8 کو دیے گئے تھے۔ 1956 مئی 25 کو انہوں نے جموں و کشمیر ہائی کورٹ کے سامنے دوسری عرضی دائر کی۔اس عرضی کو ہائی کورٹ نے 1956 جون 21 کو خارج کر دیا تھا۔اس کے بعد آرٹیکل 32 کے تحت موجودہ عرضی 1956 ستمبر 26 کو اس عدالت کے سامنے پیش کی گئی.

فاضل اٹارنی جنرل نے ابتدائی اعتراض اٹھایا ہے کہ تعطیل جج کے مشاہدات کے پیش نظر موجودہ درخواست میں مذکورہ بالا مقدمے کی خوبیوں کے بارے میں جہاں تک یہ آئینی نکتے کے علاوہ کوئی سوال اٹھاتا ہے قابل قبول نہیں تھا۔شری ٹی آر بھاسن، جنہوں نے اس معاملے میں امیکس کیوری کے طور پر ہماری مدد کی ہے، درخواست گزار کی طرف سے دائر کی گئی ایک نئی عرضی کی طرف ہماری توجہ مبذول کراتے ہیں اور ہمیں یقین دلاتے ہیں کہ وہ پہلی عرضی میں اٹھائے گئے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

حقائق کے کسی بھی سوال کو نہیں اٹھانا چاہتے، جسے واپس لے لیا گیا تھا، لیکن وہ اپنے دلائل کو ضمنی عرضی میں اٹھائے گئے قانون کے نئے نکات تک محدود رکھیں گے۔اس حقیقت کے پیش نظر کہ یہ درخواست کسی موضوع کی آزادی سے متعلق ہے، ہم نے شری ٹی آر بھاسن کو ان کے ذریعے اٹھائے جانے والے نئے نکات پر سننا حق سمجھا ہے۔

شری ٹی آر بھاسن دو نکات اٹھاتے ہیں، یعنی:-

(1) کہ حراست غلط اور غیر قانونی ہو گئی ہے کیونکہ دفعہ 14 کے تحت حکم حراست کے حکم کے بعد تین ماہ کی مدت ختم ہونے سے پہلے نہیں کیا گیا تھا؛ اور

(2) کہ حراست کی دوسری بنیاد غلط ہے کیونکہ چیف سکریٹری نے اعتراف کیا ہے کہ امیراکدال میں گیسٹ ہاؤس ہوٹل جیسا کوئی ہوٹل نہیں ہے، جہاں زیر حراست شخص نے مبینہ طور پر اس میں مذکور اجلاس میں شرکت کی تھی.

دوسرا نکتہ چیف سکریٹری کے حلف نامے کی کاپی میں سہواً غلطی کی وجہ سے اٹھایا گیا تھا، جو فاضل وکیل کے لیے دستیاب تھا. در حقیقت چیف سکریٹری نے برقرار رکھا ہے کہ امیراکدال میں ایک گیسٹ ہاؤس ہوٹل ہے۔اصل حلف نامہ فاضل وکیل کو دکھائے جانے کے بعد، اس نے دوسرا نقطہ ترک کر دیا ہے۔تاہم وہ پہلے نکتے پر زور دیتا ہے.

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

فاضل وکیل آئین کے آرٹیکل (4) 22 کی طرف ہماری توجہ مبذول کراتے ہیں۔اس شق میں کہا گیا ہے کہ احتیاطی حراست فراہم کرنے والا کوئی بھی قانون کسی شخص کو تین ماہ سے زیادہ عرصے تک حراست میں رکھنے کا اختیار نہیں دے گا سوائے اس کے کہ اس میں بیان کردہ حالات کے۔ذیلی شق (b) یہ بالکل واضح کرتی ہے کہ شق (4) کسی ایسے شخص پر لاگو نہیں ہوتی جسے پارلیمنٹ کے ذریعے شق (7) کی ذیلی شق (a) اور (b) کے تحت بنائے گئے کسی قانون کی دفعات کے مطابق حراست میں لیا گیا ہو، جسے جموں و کشمیر کے معاملے میں صدر کے ذریعے بنائے گئے آئین (جموں و کشمیر پر اطلاق) حکم، 1954 کے ذریعے 'ریاست کی مقننہ' کے لفظ سے تبدیل کیا گیا ہے۔سوال یہ ہے کہ کیا درخواست گزار کو جموں و کشمیر امتنائی نظربندی ایکٹ کی حراست کو سیکشن 14 کے پروویژن کی بنا پر تین ماہ کی مدت کے بعد بھی مناسب طریقے سے جاری رکھا گیا ہے.

جناب ٹی آر بھسین کا کہنا ہے کہ دفعہ 14 کے تحت حراست کے حکم کی تاریخ کے بعد تین ماہ کی مدت ختم ہونے سے پہلے حکم دیا جانا چاہئے.دفعہ 14 کی طرف رخ کرتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں کہ یہ شرائط میں کوئی رسمی حکم دینے کے لیے فراہم نہیں کرتا ہے۔اس میں صرف اتنا کہا گیا ہے کہ ایکٹ میں کسی بھی چیز کے باوجود کسی بھی شخص کو حراست کے حکم کے تحت حراست میں لیا گیا ہے جو دو قسم کے مقدمات میں سے کسی میں بھی بنایا گیا ہے اسے تین ماہ سے زیادہ مدت کے لیے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

مشاورتی بورڈ کی رائے حاصل کیے بغیر حراست میں رکھا جا سکتا ہے یا حراست میں رکھا جا سکتا ہے۔ سیکشن میں کوئی حکم دینے یا یہاں تک کہ اس طرح کے اعلامیے کے لیے کوئی مخصوص التزام نہیں ہے جس پر سیکشن (1)8 کی شق میں غور کیا گیا ہو. شری ٹی آر بھاسن اس کے بعد دلیل دیتے ہیں کہ کم از کم جو لفظ 'ہو سکتا ہے' استعمال کیا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ حکومت کو اپنا ذہن بنانا چاہیے اور جب حکومت دفعہ 14 کے تحت درخواست گزار کے معاملے سے نمٹنے کے لیے اپنا ذہن بناتی ہے تو اس طرح کے فیصلے کی حقیقت درخواست گزار کو بتائی جانی چاہیے۔ درحقیقت ہم دیکھتے ہیں کہ حکومت نے 1954 اگست 23 کو دفعہ (2)14 کے تحت مشورے کے مقاصد کے لیے شری اے ایچ درانی کو مقرر کیا تھا، جو حراست کے حکم کی تاریخ سے دو ماہ کے اندر تھا۔ لہذا، ریکارڈ پر یہ واضح ہے کہ حکومت اس مخصوص حراست کے حوالے سے ایک فیصلے پر پہنچی تھی جس کے خلاف حراست کا حکم اس بنیاد پر دیا گیا تھا کہ اس کی سرگرمیاں امن عامہ کی بحالی کے لیے متعصبانہ تھیں کہ اس سے دفعہ 14 کے تحت نمٹا جائے اور یہ کہ اس کا معاملہ مشاورتی بورڈ میں نہیں جانا چاہیے۔ ہمیں اس دلیل کا کوئی وارنٹ نظر نہیں آتا کہ حکومت کے اس فیصلے کو زیر حراست افراد تک پہنچایا جانا چاہیے۔ یہ نہیں دکھایا گیا ہے کہ اس فیصلے کا اظہار حراست میں لیے گئے افراد کے لیے کس طرح فائدہ مند ثابت ہوتا۔ درحقیقت اچھر سنگھ بمقابلہ ریاست پنجاب ([1]) کے معاملے میں اس عدالت نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ انڈین پریوینٹو

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

ڈیٹینشن ایکٹ کی دفعہ 11 کے تحت دیے گئے حکم کو پہنچانے میں کوتاہی سے حراست غیر قانونی نہیں بن جاتی ہے یا اس کے نتیجے میں درخواست گزار کے بنیادی حق کی خلاف ورزی نہیں ہوتی ہے۔ اگر انڈین امتناعی نظربندی ایکٹ کی دفعہ 11 کے تحت یہی صورتحال ہے، جس میں باضابطہ حکم جاری کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے، تو جموں و کشمیر امتناعی نظربندی ایکٹ کی دفعہ 14 کے تحت بھی یہی پوزیشن ہونی چاہیے، جس کے تحت کسی رسمی حکم کی ضرورت نہیں ہے۔ ہماری رائے میں اس درخواست میں کوئی حقیقت نہیں ہے، جسے اس کے مطابق مسترد کیا جانا چاہئے۔

درخواست مسترد کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document